سوال

(594) موجودہ جہادی مہم اور اصلاح کی ایک صورت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرچہ یہ چند الفاظ بعض جماعتوں کے لیے کھٹکیں گے لیکن شرعی وضاحت بھی ضروری ہے کہ کشمیر میں جو مختلف تنظیمیں جہاد میں برسرِ پیکار ہیں۔ یہ لوگ اگر محدود ہندو فوجی قتل کرتے ہیں تو ان کے عوض انڈین فوجی پورے گاؤں کا محاصرہ کرتے ہیں۔ عورتوں کی عصمت دری کرتے ہیں۔ بچوں بوڑھوں کو اذیتیں دے کر ختم کرتے ہیں۔ یعنی ان حریت پسندوں کا یہ فعل تمام گاؤں کے لیے وبالِ جان بن جاتا ہے۔ کیا یہ درست ہے اور جہاد ہے؟ اگر ان جہادی تنظیموں کا نظریہ ایک ہے تو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر جہاد کیوں نہیں کرتے۔ عوم کے اس سوال کا جواب کیا ہوگا کہ یہ لوگ صرف چندہ ہتھیانے کے لیے تمام کارروائیاں کر رہے ہیں۔ وضاحت سے قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جملہ جہادی تنظیموں کو چاہیے کہ یکجا ہو کر ایک پلیٹ فارم پر ایک امیر کی قیادت میں جہاد کریں۔ اسی میں خیر و برکت ہے۔

'وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ' (صحیح البخاري، باب يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ، رقم: ٢٩٥٧)

جہاں تک موجودہ تشتت و تفرق کی کیفیت کا تعلق ہے۔ اس طرح کے جہاد کی عہد خیر القرون میں مثال ملنی صرف ناممکن ہی نہیں بلکہ امر محال ہے کہ بلا قیادتِ عامہ تحزبیت (گروہوں) میں منقسم ہو کر وہ جہاد کے مقاصد کو پروان چڑھاتے ہوں کیونکہ وہ فرمانِ باری تعالیٰ ﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ﴾ (الانفال: ٤٦) ''اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا۔'' (سورۃ الانفال آیت: ٤٦) کو خوب یاد رکھتے تھے اور اس کے رموز و اسرار سے واقف تھے۔ آج افغانستان میں ہماری ذلت و رسوائی کا سبب انہی الفاظ کا عدمِ فہم بنا ہوا ہے۔

میرے خیال میں عمومی نقصان سے بچاؤ کا واحد حل یہ ہے کہ دشمن سے جہاد منظم صورت میں کرنے کی سعی کرنی چاہیے تاکہ اسے سنبھلنے کا موقع ہی میسر نہ آسکے۔ فاتحین قیصر و کسریٰ کے وارثوں پر واجب ہے کہ موضوع ہذا پر مل بیٹھ کر غور و خوض کریں تاکہ کل کو مثبت نتائج کی توقع کی جاسکے۔ سدا جانی و مالی بھاری نقصان اٹھاتے رہنا عقل و دانش کے منافی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجہاد:صفحہ:444

محدث فتویٰ